(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

دفاع پاکستان

اور

جماعت احمدیہ

DEFENCE OF PAKISTAN
AND
AHMADIYYA JAMA,AT
LANGUAGE:- URDŪ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وطن سے محبت ایک احمدی کے ایمان کا حصہ ہے۔اس محبت کے عملی اظہار کیلئے احمدی ہر موقع پر دفاع پاکستان میں صفِ اوّل میں رہے ہیں اوران کے کارنامے تاریخ پاکستان کا سنہرا باب رہیں گے۔

دفاع پاکستان کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی راہنمائی

قیام پاکستان کے فوراً بعد ۴۸۔۱۹۴۷ء میں جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ملک وملت کے مستقبل کے سلسلہ میں جو راہنمائی فرمائی اس میں آپ نے دفاع پاکستان کو بھی موضوع بنایا اور یہ گراں قدر مشورے دیئے:

(i) پاکستان کی فوج، فضائی طاقت اور بحری طاقت کو فوری بڑھانا نہایت ضروری ہے۔

(ii) (انگریز افسروں کی جگہ) یہ ضروری ہے کہ فوج کی راہنمائی پاکستانی جرنیل کریں۔

(iii) جو لوگ سرحد کے ساتھ ساتھ بستے ہیں انہیں فوجی اسلحہ کے استعمال کی تربیت دی جائے۔(اخبار ایسٹرن ٹائمز یکم دسمبر ۱۹۴۷ء)

(iv) پاکستانی بحریہ کو آبدوز (Sub Marines) Mine Sweeres, Destroyers, Mine Layers اور ہوائی جہاز بردار جہاز Air Craft Carriers حاصل کرنے کیلئے فوری طور پر قدم اٹھانا چاہئے۔

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۴۸ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۴۲۴)

فرقان بٹالین اور وطن کی خاطر جانی قربانی

جماعت احمدیہ نے حکومت پاکستان کے مطالبہ اور خواہش پر جون ۱۹۴۸ء میں محاذ کشمیر پر ایک رضا کار بٹالین بھجوائی۔ یہ فرقان بٹالین دو سال محاذ پر ڈٹی رہی۔ اس کی کمان حضرت مرزا ناصر احمد

صاحب کے سپرد تھی جو بعد میں جماعت کے تیسرے خلیفہ ہوئے۔اس میں تین ہزار رضا کار مجاہدین شامل تھے اور اس کے ذمہ وادی سعد آباد کی حفاظت تھی۔فرقان بٹالین کا کام ختم ہونے پر پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف نے اپنے پیغام مورخہ ۱۷جون ۱۹۵۰ء میں کہا:

''دشمن نے ہوا پر سے اور زمین پر سے آپ پر شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی''۔(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۶۷۳-۶۷۴)

اس اعلیٰ کارکردگی کے دوران نو مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء

اس جنگ میں احمدی افسروں اور جوانوں نے ایک عظیم روشن تاریخ لکھی۔ جنگ ستمبر کے چار بڑے محاذ تھے جن میں سے تین پر احمدی جرنیلوں نے زبردست کامیابیاں حاصل کیں۔

رن کچھ محاذ پر بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ

رن کچھ میں دشمن کے وسیع علاقہ پر قبضہ کرنے والے احمدی جرنیل بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ ہیرو آف رن کچھ کہلائے۔آپ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اگلی صفوں میں جنگ لڑی اور زخمی بھی ہوئے۔اس شجاعت وجرأت کے اعتراف میں بہادری کے دوسرے بڑے اعزاز ہلال جرأت کے حق دار ٹھہرے۔

چونڈہ محاذ پر بریگیڈیئر عبدالعلی ملک

چونڈہ کے محاذ پر دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ میں ملک کا دفاع بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے کیا۔انہیں بھی بہادری کا دوسرا بڑا اعزاز ہلال جرأت دیا گیا۔ان کے اس کارنامے کے بارے میں ایک اخبار نے لکھا:

''عبدالعلی نے چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی عظیم جنگ میں پاکستانی فوج کی کمان کی اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ حرب کے ماہرین حیران وششدر رہ گئے۔اس وقت موصوف بریگیڈیئر تھے''۔

(روزنامہ امروز لاہور ۲۳۔اگست ۱۹۶۹ء)

ایک اور رسالے نے لکھا:

''سیالکوٹ چونڈہ سیکٹر پر بھارت نے پورے آرمرڈ ڈویژن سے حملہ کیا تھا اس حملے کو ایک قادیانی بریگیڈیئر نے صرف ایک ٹینک رجمنٹ اور دو انفنٹری پلٹنوں سے روکا تھا۔اس بریگیڈیئر کو اس کے ڈویژن کمانڈر نے حکم دیا تھا کہ پیچھے آؤ سیالکوٹ خالی کرو۔ہم پیچھے ہٹ کر (سیالکوٹ دشمن کو دے کر) لڑیں گے۔اس قادیانی بریگیڈیئر نے اپنے ڈویژن کمانڈر کا یہ حکم ماننے سے صاف انکار کر دیا تھا اور حملہ روک لیا تھا اس بریگیڈیئر کا نام عبدالعلی ملک ہے''۔

(ماہنامہ حکایت نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۱۴)

چھمب محاذ پر لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک

کشمیر میں چھمب کی فتح کا کارنامہ انجام دینے والے ایک اور احمدی لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک تھے۔یہ ایک بڑی فتح تھی جس کے اعتراف میں آپ کو سب سے پہلے دوسرا بڑا جنگی اعزاز ہلالِ جرأت دیا گیا۔آپ کے اس عظیم کارنامے کا ذکر مشہور دانشور شاعر اور ادیب احمد ندیم قاسمی نے یوں کیا۔

''لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک قوم کے ایک ایسے ہیرو تھے جن کا نام پاکستانی بچوں کو بھی یاد ہے۔وہ بہادری اور استقامت اور اولوالعزمی کی ایک مجسم تصویر بن کر ابھرے اور اہل پاکستان کے ذہنوں پر چھا گئے''۔(روزنامہ جنگ کراچی ۹ستمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۴)

جماعت احمدیہ کے ایک مشہور مخالف شورش کاشمیری نے جنرل اختر حسین ملک کے حق میں یوں مدح سرائی کی۔

دہلی کی سر زمیں نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا؟
اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

(رسالہ چٹان ۱۳ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۶)

۱۹۶۹ء میں جنرل اختر حسین ملک ترکی میں ایک حادثہ میں

وفات پا گئے اور ربوہ میں مدفون ہیں۔

جوڑیاں محاذ پر میجر قاضی بشیر احمد شہید

میجر قاضی بشیر احمد شہید مردان کے رہنے والے احمدی تھے اور جوڑیاں کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ جناب نسیم کاشمیری اپنی کتاب ''حق کے پرستار'' میں لکھتے ہیں:

''میجر مرحوم نے زندگی کے آخری تین دن اس طرح گزارے کہ کھانے پینے اور آرام کرنے کی مہلت بھی ان کو نہ ملی۔ وہ مسلسل لڑتے رہے جب ان کی نعش محاذ سے گاڑی پر لائی گئی تو سپاہی اور افسر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے''۔ (حق کے پرستار صفحہ ۳۹۵۔۳۹۶)

لاہور محاذ پر میجر منیر احمد شہید

میجر منیر احمد شہید بھی وہ احمدی سپوت تھے جنہوں نے لاہور کے محاذ پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین شہید

خلیفہ منیر الدین بھی احمدیت کے بہادر سپوت تھے۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۵ء کو امرتسر کے راڈار اسٹیشن کو تباہ کرتے ہوئے ان کا جہاز دشمن کی توپوں کی زد میں آ گیا اور یہ بہادر سپاہی وطن عزیز پر قربان ہو گیا۔

آغا اشرف نے اپنی کتاب ''ہمارے غازی اور ہمارے شہید'' میں خلیفہ منیر الدین کے حالات زندگی اور کارنامے ''ناقابل تقلید ہواباز'' کے عنوان سے شائع کئے ہیں جس کے صفحہ ۱۷۶۔۱۷۷ پر لکھا ہے۔

''گورداسپور کا ۳۶ سالہ منیر بڑا ذہین اور نڈر ہواباز تھا۔ ساری ایئر فورس میں وہ بڑی مقبول اور ہر دلعزیز شخصیت......اس کے جوہر فضائے آسمانی پر کھلتے''۔ اس جانباز افسر کو ستارہ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

غازی

دیگر احمدی مجاہد جنہوں نے اپنے اپنے محاذ پر کارنامے انجام دیئے۔

۱۔ ونگ کمانڈر سید محمد احمد دورانِ جنگ سرگودھا بیس پر بطور بیس کمانڈر اسٹاف آفیسر آپریشن ڈیوٹی انجام دے رہے تھے۔ آپ کی منصوبہ بندی اور حکمت عملی کی وجہ سے بھارتی طیاروں کا نقصان پاکستانی نقصان سے تین گنا زائد ہوا۔

۲۔ بریگیڈیئر وقیع الزمان خان کے سپرد اس جنگ میں مری میں انٹیلی جنس اور فوجی آپریشنز کا شعبہ کیا گیا۔ اس شعبہ کے تحت کشمیر میں جو کارروائیاں کی گئیں وہ تاریخ کا ایک اہم باب ہیں اور اس احمدی افسر کی خدمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

جنگ ۱۹۷۱ء

چھمب جوڑیاں محاذ پر میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید

۱۹۷۱ء کی جنگ میں مغربی پاکستان میں بڑا محاذ کشمیر میں چھمب جوڑیاں سیکٹر تھا۔ اس محاذ کی کمان گزشتہ جنگ کے رن کچھ کے احمدی ہیرو میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے ہاتھ میں تھی۔ ان کی قیادت میں ایک بار پھر چھمب فتح ہوا۔ وطن کا یہ جیالا محاذ پر اگلے مورچوں تک جاتا۔ ایسا ہی ایک مہم میں ان کا ہیلی کاپٹر بھارتی فوجیوں کی زد میں آ گیا اور بہادر جرنیل نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔ شہید کے آخری الفاظ یہ تھے۔

''میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ مجھے شہادت کا رتبہ مل گیا''

بہادری کے اس عظیم کارنامے پر جنرل افتخار جنجوعہ کو ایک بار پھر ہلال جرأت دیا گیا۔ چھمب کا نام ان کے نام پر افتخار آباد رکھا گیا اور کھاریاں چھاؤنی میں ایک کالج اور رہائشی کالونی بھی آپ کے نام سے معنون ہے۔ آپ کے متعلق ایک اخبار نے لکھا:

''صدر نے میجر جنرل افتخار خان شہید کو چھمب کے محاذ پر حالیہ جنگ میں بے مثال جرأت وشجاعت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے پر ہلال جرأت کا اعزاز دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ نمایاں خدمت کے عوض ہلال جرأت، ستارہ پاکستان اور ستارہ قائد اعظم حاصل کر چکے ہیں۔......چھمب کی لڑائی میں میجر جنرل افتخار نے دشمن کے مضبوط مورچوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے فوجیوں کے ہراول دستوں کی قیادت کی اور میدانِ جنگ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بے مثال عزم اور جرأت کا مظاہرہ کیا اور چھمب کو فتح کر لیا۔ دس

دسمبر ۱۹۷۱ء کو وہ ایک ہیلی کاپٹر میں اگلے مورچوں پر پرواز کر رہے تھے کہ ان کا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا اور وہ شہید ہو گئے''۔
(روزنامہ امروز لاہور ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۲)

فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق

پاک فضائیہ کے ایک احمدی فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق نے ڈھاکہ میں بھارتی حملہ آور طیاروں کا مقابلہ کیا۔ آپ کی بے مثل مہارت، جذبے اور جرأت کا ذکر پاک فضائیہ کی تاریخ میں ان الفاظ میں ملتا ہے۔

''سکواڈرن کے سب سے نوخیز اور کم تجربہ کار ہواباز ہونے کے باوجود فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق نے دورانِ جنگ مثالی جرأت اور مہارتِ پرواز کا مظاہرہ کیا۔ ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ڈھاکہ ایئرپورٹ پر بھارتی طیاروں کے خلاف کارروائی میں انہوں نے ایک SU7 کو مار گرایا۔ اس اثنا میں ۴ ہنٹر بھی لڑائی میں شریک ہو گئے۔ وہ بلا تامل ہنٹر طیاروں پر پل پڑے اور ان میں سے دو کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد دشمن کے چار مگ طیاروں نے ان پر ہلہ بول دیا۔ انہوں نے دشمن کے اس حملہ کو بھی ناکام بنا دیا۔ چنانچہ انتہائی نامساعد حالات میں مثالی جرأت اور شاندار مہارت کے مظاہرے پر فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق کو ستارہ جرأت عطا کیا گیا''۔ (پاک فضائیہ کی تاریخ صفحہ ۲۸۲)

لیفٹیننٹ ممتاز انور شہید

پاکستان نیوی کے احمدی لیفٹیننٹ ممتاز انور شہید کو اوّل ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بہادری اور جرأت کے جوہر دکھانے کا موقع ملا۔ مارچ ۱۹۷۱ء میں جنگی حالات کے تحت رخصت ختم کر کے حاضر ہو گئے۔ آپ کو مشرقی پاکستان بھجوایا گیا۔ اگست ۷۱ء میں پاک نیوی کا جہاز بدر سمندری طوفان میں پھنس گیا تو ممتاز انور جہاز کے انجن کا کنٹرول سنبھال کر تین دن، تین رات مسلسل کھڑے رہ کر جہاز کو خطرے سے نکال لائے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں آپ خیبر جہاز پر بطور چیف انجینئر خدمات انجام دے رہے تھے کہ جہاز دشمن کے میزائلوں کا نشانہ بن گیا۔ انجن روم میں آگ لگنے کی وجہ سے جہاز خالی کرنے کا حکم دیا۔ لیکن آپ آخر دم تک اپنے فرائض انجام دیتے رہے اور ادائیگی فرض میں اپنی جان قربان کر دی۔ اس بے مثل بہادری اور شجاعت کے نتیجہ میں آپ کو ستارہ جرأت کے اعزاز سے نوازا گیا۔ (روزنامہ امروز لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۷۱ء)

لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد

آپ آزاد کشمیر بٹالین کی کمانڈ کر رہے تھے۔ کرنل بشارت اور ان کے طوفانی دستے چھمب کی طرف اس تیزی سے آگے بڑھے کہ ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ منقطع ہو گیا اور بھارتی فوجیوں نے انہیں اپنے نرغے میں لے کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ کئی وطن پر نثار ہو گئے اور کرنل بشارت اور بعض ماتحت افسروں کو ہندوستان نے جنگی قیدی بنا لیا۔ زخمی قیدیوں کے تبادلے میں فروری ۷۲ء میں کرنل بشارت واپس پاکستان آئے ان کی بہادری اور جرأت کے صلہ میں انہیں تمغہ امتیاز سے نوازا گیا۔

۶۵ء اور ۷۱ء کی جنگوں میں احمدی افسروں کے منفرد اعزاز

۱۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سب سے پہلے دوسرا بڑا فوجی اعزاز ہلالِ جرأت پانے والے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک۔

۲۔ دونوں جنگوں میں سب سے بڑا فوجی اعزاز ہلال جرأت پانے والے میجر جنرل افتخار جنجوعہ۔

۳۔ جنرل رینک کے واحد افسر جو میدان جنگ میں شہید ہوئے۔ میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلال جرأت۔ (جنگ ۷۱ء میں)

۴۔ جنرل رینک کے واحد افسر جو ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مغربی محاذ پر زخمی ہوئے۔ میجر جنرل ناصر احمد

۵۔ اس رینک کے واحد افسر جو ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مغربی محاذ پر جنگی قیدی بنے۔ لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد۔ تمغہ امتیاز

۶۔ دونوں جنگوں میں فاتحین چھمب لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک ہلال جرأت (۶۵ء)، میجر جنرل افتخار جنجوعہ ہلال جرأت (۷۱ء)

۷۔ ہیرو آف رن کچھ بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ۔ ہلال جرأت (۶۵ء)

۸۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ٹینکوں کی سب سے بڑی کامیاب جنگ لڑنے والے بریگیڈیئر عبدالعلی ملک۔ ہلال جرأت (۶۵ء)